(EDITORIAL) اداریہ

یاد حسینی سے روزہ تک

یہاں یادو یادگار حسینی کی بات چل رہی تھی کہ ماہ رمضان یعنی خدا کا مہینہ آ گیا۔ یوں بھی یاد حسینی ذکر خدا تک پہنچ جاتی ہے، امام عالی مقام خدا تک پہنچا دیتے ہیں۔ ؎

تنہا وہ اک اشارہ ہے معبود کی طرف

ادھر صبر کا تصور اور امامؑ کی یاد لازم وملزوم ہیں، اور روزہ کا نام صبر ہے۔ روزہ کی چار پہر (یا کچھ زیادہ) کی بھوک پیاس امامؑ، انصار امامؑ اور اہل حرم (جن میں ۹۰ کی دہائی والے صحابی سے ششماہہ بچّہ تک شامل ہیں) کی تین دن کی بھوک پیاس کو کیوں نہ یاد دلائے گی پھر امامؑ کا صبر بھوک پیاس تک ہی محدود نہیں رہا، امام نے صبر کے جہات کھولے بلکہ صبر کو بہت پیچھے چھوڑ وہاں شکر کی عدیم النظیر مثال قائم کی جہاں صبر بھی محال تھا۔ ؎

اس راہ میں ہے صرف اک انسان کا قدم

سید الشہداءؑ نے کربلا میں اسلامی تعلیمات کی جامع اور اجتماعی عملی مثال پیش کی ہے۔ کربلا کے علاوہ اس طرح کی بھرپور عملی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ اس کا سرنامہ صبر ہی ہے۔ یوں بھی صبر اپنے معنوں میں پورے دین اسلام پر محیط ہے، کچھ یہی ہے کہ ماہ صیام تقویٰ کی عملی تربیت کا مرحلہ ہے جس کے بعد دوسرے سال ماہِ مبارک آنے تک تقویٰ کو انسانی زندگی سے سرمو بھی الگ نہیں ہونا چاہیے۔ ایک مہینہ کی صبر کی مشق صبر کو فطرت ثانیہ بنانے کے لئے کافی ہے صبر کا فطرت ثانیہ بن جانا تقویٰ کہے جانے کا مستحق ہے۔

اس سال مہینہ بھر کے روزوں کا اوسط دورانیہ (ترک سحر سے افطار تک کا وقت) بہت زیادہ بس آئندہ سال (جب سب سے زیادہ اوسط ہوگی) سے کچھ ہی کم۔ یہ ۳۳۔۳۲ سال کے دورہ کا سب سے زیادہ دورانیہ کے روزے ہوں گے۔ یاد رہے کہ گرمی کے روزے جناب امیرؑ کے پسندیدہ ہیں۔ ظاہر ہے اس میں صبر کے جوہر کھلتے ہیں۔ تبھی تو یہ روزے امام المتقین کے چہیتے ہوتے ہیں۔ آپ کے چاہنے والے کی نگاہ میں آپ کے چہیتے کی قدر تو ہوگی ہی۔ اسے یہ کتنے چہیتے ہیں یہ اس کے صبر و تقویٰ کے درجہ پر منحصر ہوگا۔

ہر مسلمان کو یہ مہینہ مبارک ہو، اس ماہ شیطان کی قید مبارک ہو۔ اس قید کے دوران ہر مسلمان کو نیک توفیق ہو۔ اس مہینہ کی رحمتوں، برکتوں، مغفرتوں میں ہم سب کا حصہ ہو۔

م۔ر۔عابد